تاج الشریعہ

پندرہویں صدی کے مجدد اعظم

از:

احمد رضا اعظمی رضوی مصباحی

استاذ و مفتی

دارالعلوم اہل سنت تنویرالسلام امرڈوبھا کبیر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی وسلم علیٰ رسولہ الکریم

تاج الشریعہ

پندرہویں صدی کے مجدد اعظم

از:

احمد رضا اعظمی رضوی مصباحی

استاذ و مفتی

دار العلوم اہل سنت تنویر السلام امرڈوبھا کبیر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی وسلم علیٰ رسولہ الکریم

تاج الشریعہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم

از: احمد رضا اعظمی رضوی مصباحی، تنویر الاسلام، امرڈوبھا

مجدد کا ثبوت:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من، یجدد لھا دینھا' (رواہ ابو داؤد و الحاکم و البیھقی وغیرہ من ائمۃ الحدیث)
بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم رکھے گا جو اس دین کو از سرِ نو نیا کرے گا۔
تجدید دین کا مفہوم، تجدید دین کے معنیٰ ہیں ان میں چند مخصوص صفتیں ایسی پائی جائیں جن سے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو دینی فائدہ ہو جیسے تعلیم و تدریس وعظ امر بالمعروف و نہی عن المنکر لوگوں سے مکروہات کا دفع اہل حق کی مدد نیز یہ ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ عالم، فاضل، علوم و فنون کا جامع اشہر مشاہیر زمانہ، بے لوث حامی دین بے خوف قامع مبتدعین حق کہنے میں نہ خوف لومۃ لائم ہو نہ دین کی ترویج میں دینوی منافع کے طمع، متقی، پرہیز گار، شریعت و طریقت کے زیور سے آراستہ رذائل خلاف شرع سے دل برداشتہ اور حسب

تصریح علامہ حقی مجدد کے لیے یہ ضروری ہے کہ جس صدی میں پیدا ہوا ہو اس کے خاتمہ اور جس صدی میں انتقال کرے اس کے اول میں مشہور و معروف مشار الیہ مایضاف ہو۔

شیخ الاسلام علامہ بدر الدین ابدال رسالۂ مرضیہ فی نصرۃ مذھب الاشعریۃ میں فرماتے ہیں کہ مجدد کی پہچان غلبۂ ظن سے ہوتی ہے کیونکہ وہ علوم دینیہ ظاہرہ و باطنہ کا عالم ہوتا ہے اور خلق کو اس کے علم سے انتفاع ہوتا ہے اور عموماً ایسا ہوتا ہے کہ صدی کے ختم ہوتے ہوتے دینی باتیں مٹنے لگتی ہیں بدمذہبی اور بدعت ظاہر ہونے لگتی ہے تو اس وقت دین کی تجدید کی ضرورت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت ایسے عالم کو ظاہر کرتا ہے جو ان خرابیوں کو دور کر دیتا ہے اور ان برائیوں کو سب کے سامنے علی الاعلان بیان کر کے از سر نو دین کو نیا کر دیتا ہے وہ سلف صالحین کا بہتر عوض خیر الخلف نعم البدل ہوتا ہے۔ (انتھیٰ کلامہ مختصرا)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرقاۃ الصعود شرح سنن ابو داؤد میں فرماتے ہیں علامہ ابن اثیر نے فرمایا کہ علماء نے حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مأئۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کی تاویل میں اشارہ کیا اس شخص کی طرف جو صدی کے سرے پر دین کی تجدید میں لگا ہو اور بعض علما کا یہ خیال ہے کہ اس حدیث کو عموم پر محمول کیا جائے۔

اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک: من یجدد لھا دینھا کا اقتضا دیہ ہرگز نہیں کہ صدی کے سرے پر فقط ایک ہی شخص مجدد ہو بلکہ کبھی ایک ہوتا ہے اور کبھی ایک سے زائد اس لیے کہ امت کا اصل انتفاع امور دین میں ہے تو بہتر اور ٹھیک بات یہ ہے کہ من یجدد سے اکابر مشہورین کی ایک جماعت کی ہر صدی پر ظہور و حدیث کی طرف اشارہ ہو جو لوگوں کے دین کی حفاظت کرے اور برائیوں اور خرابیوں و بے دینیوں بدمذہبیوں کو مٹا کر دین کی تجدید کریں لیکن بایں ہمہ یہ ضرور ہے کہ مجدد وہی شخص ہو گا کہ صدی کے شروع میں مشہور عالم معروف مشار الیہ ہو یعنی ان فنون میں سے کسی فن میں لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوں ورنہ صدی کے شروع ہونے سے قبل بھی ضرور ایسے علماء ہوں گے جو دین کی خدمت میں منہمک

ہوں لیکن مجدد سے مراد یہ ہے کہ جس وقت صدی ختم ہو اور دوسری صدی شروع ہو اس وقت وہ عالم معروف و مشہور زندہ اور مشار الیہ ہو۔ (انتھی کلامہ ملخصًا)

حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی علیہ الرحمۃ سے (ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ الخ) میں جو رأس مائۃ کا لفظ ہے اس کے متعلق سوال ہوا ہے کہ رأس سے آخری صدی مراد ہے یا راس آغاز صدی اور مجدد کے شرائط و علامات کیا ہیں؟ تو آپ نے تحریر فرمایا کہ رأس مائۃ سے مراد باتفاق محدثین آخری صدی ہے اور مجدد کے شرائط و علامات یہ ہیں کہ علوم) ظاہرہ و باطنہ کا عالم ہو اس کے درس و تدریس تالیف و تصنیف وعظ و تذکیر سے نفع شائع و ذائع ہو اور احیائے سنت و اماتت بدعت میں سرگرم ہو اور ایک صدی کے آخری اور دوسرے صدی کے آغاز میں اس کے علوم کی شہرت اور اس سے انتفاع معروف و مشہور ہو۔ پس اگر آخر صدی نہیں پائی یا اس زمانے میں انتفاع شریعت حاصل نہ ہوا ہو تو وہ مجددین کی صف سے خارج سمجھا جائے گا اور اس حدیث کا مورد و مصداق نہ ہو گا اور اس کا شمار مجددین میں نہ ہو گا۔ (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی علیہ الرحمۃ جلد: ۲، حیات اعلیٰ حضرت دوم، صفحہ: ۴۲۳)

نیز مجدد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی زبان اور اس کا قلم حق گو، حق نویس ہو زبان سے وہی بولے جو شریعت کے مطابق ہو اور قلم سے وہی لکھے جو شریعت کا حکم ہو حق کہنے میں اس کی زبان سیف قاطع اور قلم تیغ براں ہو، جو بولے شریعت کے دائرے میں ہو، جو لکھے شریعت کی حد میں ہو، ایک عامی اس کی تقریر یا تحریر لے لے تو اس کے عمل کے لیے کافی ہو۔

ہر لفظ اس کا جچا تلا ہو جو کہے بے لوث کہے جو لکھے بے خوف لکھے حق کرنے یا کہنے میں کسی کی پرواہ نہ کرے، "گدائے میکدہ ہوں ہر طرح کی مے ہے پیالی میں" کا مصداق نہ ہو۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ص: ۴۲۷)

مذکورہ بالا مضمون میں تحریر کردہ مجدد کی تعریف و شرائط و اوصاف کی روشنی میں فقیر رضوی گدائے سیدی تاج الشریعہ احمد رضا رضوی اعظمی اس بات کا علی الاعلان دعویٰ کرتا ہے کہ سرکار سیدی مرشدی تاج الشریعہ الشیخ الامام العلامۃ المفتی الحافظ القاری

الشاہ محمد اسماعیل رضاؔ المعروف بالشیخ اختر رضا القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہٗ عنا بعطاء الٰھی موجودہ صدی ہجری کے مجددِ دین وملت تھے کیونکہ شیخ الاسلام بدر الدین ابدال علیہ الرحمۃ اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اور ان دونوں حضرات سے نقل کر کے علامہ ملک العلماء ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ اور مولانا عبد الحی فرنگی محلی علیہ الرحمۃ نے جو مجدد کی تعریف اور شرائط و اوصاف بیان کیے وہ تمام مکمل طور پر سرکار سیدی تاج الشریعہ کی ذات والا صفات میں موجود تھے آپ دیکھیں کہ مجدد کی جو ایک اہم صفت یہ ہے کہ ایک صدی کے آخر اور دوسری صدی کے اول میں اس کے علم و فضل کا شہرہ اور اس کے علم سے انتفاع معروف ومشہور ہو نیز احقاق حق و ابطال باطل میں وہ مشار الیہ ہو تو اس اعتبار سے حضور سیدی تاج الشریعہ کی ولادت باسعادت ۱۴/ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳/ نومبر ۱۹۴۲ء بروز منگل کاشانۂ اعلیٰ حضرت محلہ سوداگران بریلی شریف میں ہوئی اور ۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء بیت الرضا محلہ سوداگران بریلی شریف میں آپ کا وصال پاک ہوا تو چودہویں صدی کے آپ کے انتالیس سال پائے اور پندرہویں صدی کے بھی انتالیس سال پائے اور بلا شبہ چودہویں صدی کے انتالیس سال میں آپ علوم وفنون درس و تدریس میں تصنیف و تالیف، وعظ وتقریر میں مشہور دیار ہند بلکہ مصر تک آپ کا چرچا ہونے لگا تھا۔

۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء میں دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں آپ نے باضابطہ تدریس وافتا کا فیضان جاری کیا جو چودہویں صدی ہجری کے اختتام تک پورے آب و تاب کے ساتھ جاری رہا اور پھر پندرہویں صدی ہجری میں ۱۴۰۱ھ میں سرکار سیدی مفتیِ اعظم ہند بلکہ مفتیِ اعظم عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پاک کے بعد آپ مرجع عوام و خواص ہو گئے اور پورے انتالیس سال یعنی ۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ تک یعنی اخیر عمر شریف تک دین وملت کی نصرت وحمایت بے دینوں مفسدوں کا ردو نکایت احقاق حق و ابطال باطل احیاے سنت وامامت، بدعت میں زندگی کا ہر لمحہ صرف فرمایا چونکہ مجدد کے اوصاف میں اس کا علوم وفنون کا ماہر ہونا بھی ہے تو حضور تاج الشریعہ کے علوم وفنون میں مہارت عالم یہ تھا کہ آپ بیک وقت درجنوں علوم وفنون کے ماہر تھے۔

فتاویٰ تاج الشریعہ اول کے مقدمہ میں حضرت مفتی محمد یونس استاذ جامعۃ الرضا تحریر فرماتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ مندرجہ ذیل علوم وفنون میں مہارت رکھتے ہیں:

(۱)- علوم قرآن (۲)- اصول تفسیر (۳)- علوم حدیث (۴)- اصول حدیث (۵)- اسماء الرجال (۶)- فقہ حنفی (۷)- فقہِ مذاہب اربع (۸)- اصول فقہ (۹)- علم کلام (۱۰)- علم صرف (۱۱)- علم نحو (۱۲)- علم معانی (۱۳)- علم بدیع (۱۴)- علم بیان (۱۵)- علم منطق (۱۶)- علم فلسفۂ قدیم و جدید (۱۷)- علم مناظرہ (۱۸)- علم حساب (۱۹)- علم ہندسہ (۲۰)- علم ہیئت (۲۱)- علم تاریخ (۲۲)- علم مربعات (۲۳)- علم عروض وقوافی (۲۴)- علم تکسیر (۲۵)- علم جفر (۲۶)- علم فرائض (۲۷)- علم توقیت (۲۸)- علم تقویم (۲۹)- علم تجوید وقرأت (۳۰)- علم ادب (علم نظم ونثر عربی نظم، ونثر فارسی، نظم و نثر، انگریزی، نثر ہندی، نظم ونثر اردو)، (۳۱)- علم زیجات (۳۲)- علم خطاطی (۳۳)- علم جبر و مقابلہ (۳۴)- علم تصوف (۳۵)- علم سلوک (۳۶)- علم اخلاق۔

حضرت قرأت عشرہ کے ماہر ہیں تلاوت قرآن مصری لہجے میں لاجواب کرتے ہیں اور کئی زبان پر مہارت رکھتے ہیں عربی، فارسی، انگریزی، اردو میں توآپ کے ادبی وعلمی شہ پارے ہیں اس کے علاوہ ہندی سنسکرت میمنی، گجراتی، مراٹھی، پنجابی، بنگالی، تیلگو، ملیالم، بھوجپوری بولتے اور سمجھتے ہیں۔ (مقدمہ فتاویٰ تاج الشریعہ اول، ص:۴۰)

اور اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے بہت سی زبانوں کو سیکھنے کے لیے کبھی بھی آپ نے کسی استاذ کے سامنے زانوئے ادب تہ نہیں کیا یہ خداداد صلاحیتیں اللہ نے آپ کو ورثہ میں عطا فرمائی ہیں۔ (ایضاً، ص:۴۲)

مجدد کے اوصاف میں یہ ہے کہ وہ علوم وفنون میں مشار الیہ اور مرجع العوام والخواص ہو تو بلاشبہ حضور تاج الشریعہ ۱۳۸۵ھ سے ۱۴۳۹ھ تک ۵۴ رسال کے عرصہ میں سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں طلبہ اور علما آپ کے علمی فیضان سے فیضیاب ہوئے اور کروڑوں مسلمانان عالم آپ کے مواعظہ حسنہ اور روحانی نور سے منور ہوئے۔

اور ارباب علم و دانش نے آپ کے علم و تقویٰ سے متاثر ہو کر اس بات کا اعلان کیا کہ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضاؔ، مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضاؔ، مفسر اعظم علامہ ابراہیم رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علوم و فیوض کے سچے وارث و امین ہیں آپ قاضی القضاۃ فی الہند ہیں اور پوری دنیائے عرب و عجم میں آپ کو تاج الشریعہ کے لقب سے پکارا علمائے عرب و عجم کی تحریروں کو دیکھیں تو کسی نے آپ کو مرجع العلماء و الفضلاء، کسی نے جامع العلوم و الفنون، کسی نے شیخ المحدثین، کسی نے سراج المفسرین، استاذ الفقہاء، فقیہ اعظم، فقیہ عصر، فخر اہل سنن، سند المفتیین، بدر طریقت، جامع شریعت و طریقت، عارف حقیقت و معرفت، امیر الہند، شیخ الکل، مرشد کامل، آبروئے اہل سنت، نیز ان کے علاوہ اور بہت سے القابات سے اہل علم و بصیرت آپ کو یاد کرتے ہیں اور چونکہ مجدد کے اوصاف میں سے یہ ہے کہ وہ بے لوث حامی دین ہو بے خوف قامع مبتدعین ہو حق کہنے میں اسے نہ تو خوف لومۃ لائم ہو اور نہ ہی دین کی ترویج میں دنیوی منافع کا طمع، اس کی زبان اور اس کا قلم حق گو، حق نویس ہو زبان سے وہی بولے جو شریعت کے مطابق ہو اور قلم سے وہی لکھے جو شریعت کا حکم ہو، حق کہنے میں اس کی زبان سیف قاطع قلم تیغ براں ہو۔ اب آئیے حضور تاج الشریعہ کے احقاق حق و ابطال باطل کے چند جلوؤں کا نظارہ کریں۔

(۱)- دفاع کنز الایمان: جب ایک دیوبندی مولوی امام علی قاسمی رائے پوری نے ایک گمراہ کن کتاب "قرآن پر ظلم" لکھ کر شائع کیا جس میں اس نے سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ایمان افروز ترجمہ قرآن پر اعتراض کیا اور اپنی گمراہ کن باتیں لکھیں تو اس کے رد میں حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۷۶ء میں دفاع کنز الایمان تصنیف فرمایا جس میں آپ نے لغت، تفسیر، احادیث اور خود مخالفین کی کتابوں کے حوالے سے مولوی امام علی قاسمی رائے پوری کے اعتراضات کا ایسا مسکت و دنداں شکن جواب تحریر فرمایا کہ رہتی دنیا تک آپ نے اہل سنت کو ایک ایسا ہتھیار عطا فرما دیا کہ اگر کبھی بھی کوئی دیوبندی یا کوئی دوسرا مرتد یا بدمذہب کنز الایمان کی عظمتوں پر حملہ کرنے کی سوچ یا قرآن مجید سے ثابت ہم اہل سنت کے کسی

عقیدۂ حقہ کے خلاف کوئی اعتراض کرے تو دفاع کنزالایمان کی روشنی میں ہم اس کو ساکت و مبہوت کر کے ایسا کر دیں گے کہ وہ فبھت الذی کفر کا مصداق نظر آئے گا، اور الحمد اللہ حضور تاج الشریعہ کے اس رسالۂ مبارکہ دفاع کنزالایمان کے سامنے انیس سو چھہتّر ۱۹۷۶ء سے آج تک پوری دنیائے دیوبندیت ایسی ساکت و مبہوت ہے کہ کہیں ان کی ساری باطل طاقتیں سلب ہو گئی ہیں۔

(۲) نت نئے جنم لینے والے فتنوں میں سے یہ ہے کہ جن احادیث مبارکہ کو ائمۂ محدثین کرام نے حسن و صحیح ہونے کا قول کیا قابل قبول اور لائق عمل مانا انھیں حسن اور صحیح احادیث کریمہ کو کچھ لوگوں نے بے علمی بلکہ کچھ نے اعتراض فاسدہ کی بنا پر نہ صرف ضعیف بلکہ انھیں موضوع تک کہہ ڈالا اور امت مسلمہ کے مابین انتشار و افتراق کا بیج بونے کا کام کیا حضور سیدی تاج الشریعہ نے ایسے لوگوں کا علمی و تحقیقی رد فرما کر امت مسلمہ کو انتشار و ضلالت سے بچایا۔

چنانچہ ایک نہایت قابل قبول لائق عمل حسن بلکہ درجۂ صحت تک پہنچی ہوئی حدیث پاک اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کی اتباع کروگے ہدایت پر قائم رہوگے مذکورہ حدیث پاک کو جب کچھ نو خیزوں نے موضوع کہا تو سیدی تاج الشریعہ نے امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کرتے ہوئے الصحابۃ نجوم الاھتداء کے نام سے ایک مدلل اور جامع رسالہ تحریر فرمایا جن میں آپ نے اصول حدیث اور فن اسماء الرجال وغیرہ کی روشنی میں مذکورہ حدیث پاک کو موضوع کہنے والے لوگوں کا ایسا رد بلیغ فرمایا اور ان کے دعووں پر ایسے ایرادات قائم فرمائے کہ یا تو وہ ساکت مبہوت ہو کر صم بکم ہو گئے یا جسے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اس نے حق کی طرف رجوع کیا۔

(۳) انھیں نئے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ پیدا ہوا کہ حدیث پاک و تفترق امتی علیٰ ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدة قالوا من ھی؟ یارسول اللہ قال ما انا علیه واصحابی

(مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ص:۵٤)

ترجمہ: یہ امت تہتر فرقے ہوجائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی وہ ناجی فرقہ کون ہے یارسول اللہ!؟ فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی سنت کے پیرو۔

بہتر فرقے جن کی پیشین گوئی حدیث مذکورہ میں کی گئی وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے حکم خلود فی النار سے سوائے اہل سنت وجماعت کے کوئی ایسا فرقہ جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچی اور جو بعینہٖ کفر کا مرتکب ہو مستثنیٰ نہیں ہے حدیث اپنے قرائن مقالیہ سے صاف بتا رہی ہے کہ صادق مصدوق دانائے غیوب خدا کے محبوب ﷺ نے یہ غیب کی خبر دی کہ ان کی امت اجابت میں سے کچھ لوگ کلمہ پڑھ کر یہود و نصاریٰ کی طرح انکار ضروریات دین و تکذیب سید المرسلین ﷺ کے مرتکب ہوکر دین سے نکل جائیں گے مرتد ہوجائیں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے مذکورہ حدیث پاک کا یہی مفہوم آج تک تمام ائمۂ حدیث و شارحین کرام نے لیا اور اس بات پر سب کا اجماع رہا کہ کلھم فی النار سے خلود فی النار مراد ہے یعنی وہ فرقے اپنے کفر کے سبب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے تو فتنہ یہ پیدا ہوا کہ آنجہانی ڈاکٹر اسید الحق بدایونی اور ان کے چند ہمنواؤں نے اسلاف کرام و شارحین حدیث مذکور کے خلاف اقدام کرتے ہوئے حدیث مذکور میں خلود فی النار کے منکر ہوگئے اور دخول فی النار کا قول کرنے لگے یعنی ان بدمذہبوں کے جہنم سے نکل کر جنتی ہونے کی بات کہنے لگی اور اس تعلق سے انھوں نے کتاب لکھ ماری تو ایک ایسا فتنہ ہوگیا کہ صلح کلیت سے متاثر لوگوں کو شہ مل گئی اور اہل سنت و جماعت کے مابین انتشار پیدا کرنے کی ناپاک کوششیں ہونے لگیں تو موجودہ صدی کے مجدد دین و ملت سیدی تاج الشریعہ نے ملت بیضا کی تجدید و احیا کے لیے ایک بہت ہی تحقیقی مقالہ تحریر فرمایا جس میں آپ نے آنجہانی ڈاکٹر اسید الحق اور اس کے ہمراہیوں کے مزعومات اور توہمات کا مدلل و مسکت ایسا رد فرمایا کہ اسید الحق تو آنجہانی ہوگئے مگر آج تک اس کے کسی ہمنوا میں یہ ہمت نہ ہوپائی کہ سیدی تاج الشریعہ کی تحریر کردہ دلیلوں میں سے کسی ایک بھی دلیل کا جواب لکھ سکے البتہ توفیق الٰہی جن کو ملی انھوں نے اپنے باطل

نظریے سے رجوع کیا اور جنھوں نے رجوع نہیں کیا وہ صم بکم عمی فھم لا یعقلون کے مصداق ہوگئے بہرحال سیدی تاج الشریعہ نے اس عظیم فتنے کا سدباب فرمایا اور امت مسلمہ کی حفاظت کا سامان مہیا فرمایا۔

(۴) اہل سنت و جماعت کے خلاف نِت نئے فتنے صرف ہندو پاک ہی میں نہیں پیدا ہو رہے ہیں بلکہ عرب دنیا میں بھی ظہور پذیر ہو رہے ہیں انھیں میں ایک فتنہ البریلویۃ نامی کتاب ہے جس میں مجدد دین وملت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افکار و نظریات حقہ مؤیدہ بالقرآن والسنۃ کے حامل سنی مسلمانوں پر قادیانیت کا بہتان لگایا گیا، زہر افشانی کی گئی، اور سنی مسلمانوں کے معمولات کے خلاف زہر افشانی کی گئی۔

سیدی تاج الشریعہ نے سنی مسلمانوں پر قادیانیت کے بہتان کی مدلل تردید کی اور دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ بریلوی کہے جانے والے سنی مسلمان مذہب حق پر ہیں اور قادیانیت سے ان کا کوئی تعلق نہیں بلکہ خود دیوبندیت و نجدیت، قادیانیت کی طرح ایک گمراہ مرتدین کی جماعت ہے۔

سیدی تاج الشریعہ نے اپنی کتاب کا نام مرأة النجدية رکھا یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے مکمل ہے اس میں آپ نے نجدیوں کے عقائد و نظریات کو بیان کر کے دلائل سے ثابت کیا کہ ان کے عقائد و خیالات کتاب و سنت سے متصادم ہیں۔ نیز آپ نے اس کتاب میں اہل سنت و جماعت کے معمولات استعانت و توسل نذر و نیاز وغیرہ کو قرآن و سنت کے مستحکم دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے اس کتاب کی تصنیف کر کے سیدی تاج الشریعہ نے عجم کے ساتھ ساتھ عرب کے وہابیوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچا کر ان کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی اور آج تک عجم یا عرب کے کسی وہابی سے مرأة النجدية کا جواب نہ بن سکا۔

(۵) سیدی تاج الشریعہ نے ہر اس فروگذاشت اور مغالطے کو جو کسی قدیم و جدید مسئلے میں کسی سے واقع ہوئے مدلل و مبرہن طریقے پر دور فرمایا تاکہ امت مسلمہ صحیح شرعی حکم سے روشناس ہو اور آپ نے اس فریضے کی انجام دہی میں کسی لومۃ لائم کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ

ہی کسی مادی طاقت سے خائف ہوئے اور ایک عالم ربانی کی یہی شان ہوتی ہے چند مسائل ملاحظہ ہوں۔

(٦) ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر سے متعلق بعض لوگوں سے یہ فروگذاشت ہوئی کہ انھوں نے ان تصاویر کو آئینہ اور دیگر ناپیدار خلقی عکوس پر قیاس کر کے جواز کے قائل ہو گئے تو سیدی تاج الشریعہ نے ٹی وی ویڈیو کا آپریشن اور شرعی حکم نامی کتاب تحریر فرما کر دلائل و براہین سے بخوبی واضح فرمادیا کہ ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر کو آئینے کے عکس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور بہت بڑا فکری مغالطہ ہے۔

آئینہ کے عکس کا جواز تو سرکار ابد قرار سید الانس والجان علیہ الوف التحیۃ والسلام کے زمانۂ مبارک سے جاری ہے، خود حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے آئینے کا استعمال ثابت اس میں نہ کسی قیاس کو دخل نہ کسی اور دلیل کو اور تصاویر سازی کی حرمت منصوص ہے احادیث کثیرہ متواترہ میں تصویر سازی حرام فرمائی، اور تصویر سازی کے طریقے کو بیان فرمایا گیا اور اس میں بظاہر یہ مصلحت کہ تصویر سازی کے طریقے ترقی پذیر ہیں آغاز تصویر سازی سے اب تک اس کے کتنے طریقے ایجاد ہو چکے اور نا معلوم اور کتنے نئے نئے طریقے وجود میں آئیں لہٰذا کلام تصویر سازی میں ہے کہ وہ حرام ہے خواہ وہ کسی بھی طریقے سے بنائی جائے اگر نتیجہ میں تصویر وجود میں آئی تو وہ فعل ضرور حرام ہوگا۔ (ملخصاً تبصرہ علامہ ظہیر احمد زیدی)

سیدی تاج الشریعہ نے ٹی وی ویڈیو کے مجوزین کی دلیلوں کا نہایت علمی و تحقیقی مدول جواب تحریر فرما کر جو معارضات و ایرادات قائم فرمائے ہیں ان سے منھ موڑ کر تار عنکبوت جیسی باتوں کو لے کر اڑے رہنا اور حق واضح ہو جانے کے بعد بھی اپنے موقف سے رجوع نہ کرنا بلکہ مزید آگے بڑھتے ہوئے ٹی وی چینلوں کا بانی مبانی بن جانا فقہ و دیانت کے سخت خلاف ہے بہر حال سیدی تاج الشریعہ نے اس باب میں امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی فرمادی اور توفیق رفیق جس کے شامل حال ہوئی اس نے حق قبول کر لیا اس بابت سیدی تاج الشریعہ نے اخیر عمر شریف تک ٹی وی چینلوں کے ذریعہ تصاویر پر شائع کرنے والے لوگوں کا رد بلیغ فرماتے

رہے مگر آج بھی کچھ لوگ ضد و عناد یا خواہش نفسانی کی پیروی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کچھ لوگوں نے چینلوں کو حاجت شرعیہ میں داخل کر کے تصویر سازی کو حلال کہہ دیا جب کہ یہ بات بالکل بدیہی اور اظہر من الشمس ہے کہ اسلام و سنیت کی تبلیغ آواز سے ہو جاتی ہے تو تصویر سازی ہرگز حاجت شرعیہ میں داخل نہیں۔

جس طرح جان بچانا ضروری ہے آدمی اگر ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی نہ ملے بلکہ صرف وہاں شراب موجود ہے اور پیاس کی شدت سے جان جانے کا خطرہ ہے تو حکم شرع یہ ہے کہ وہ شراب اتنی پی لے جس سے جان جانے کا خطرہ ٹل جائے لیکن اگر صرف شراب نہیں بلکہ وہاں دہی، مٹھا، سرکہ وغیرہ کوئی حلال مشروب ہے تو اب شراب پینا حرام ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ سرکہ، مٹھا وغیرہ پی کر جان بچائی جائے اسی طرح یہاں جب آواز سے اسلام بچایا جا سکتا ہے اور بغیر تصویر صرف آواز سے سنیت کی تبلیغ کی جا سکتی ہے تو تصویر شائع کرنا اسی طرح حرام ہے جس طرح سرکہ، مٹھا وغیرہ کی موجودگی میں شراب پینا حرام ہے مگر ان چینلوں کی تصویر شائع کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ حق قبول کرنے پر ابھی تک آمادہ نہیں ہوئے ان کا حال یہ ہے کہ "میٹھا شربت دے مسیحا جب بھی ضد ہے انکار ہے کیا ہونا ہے۔

المختصر سیدی تاج الشریعہ نے ٹی وی ویڈیو چینلوں کے خلاف جہاد بالقلم اور جہاد باللسان دونوں کر کے امت مسلمہ کو ایک بہت بڑے فتنہ سے بچایا کہ تحلیل حرام بہت بڑا فتنہ ہے اور ٹی وی وغیرہ تصویر کو جائز کہنے میں یہی صورت پائی جا رہی ہے۔

(۷) دور حاضر کے بدعات و منکرات میں سے ایک بہت بڑی برائی یہ ہے کہ مسلمان ٹائی باندھنے لگے ہیں اور کچھ لوگ اسے صرف فیشن قرار دے کر ٹائی کو جائز کہنے لگے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے ان کا کفری عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی ہے اور ٹائی کو پھانسی کا پھندا اور کراس مارک یہ نشان + سولی کا نشان ہے اور یہ ٹائی ان کے اسی کفری عقیدے کی یادگار ہے جو کہ قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے نصاریٰ کے یہاں ٹائی کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ وہ اپنے مُردے

کو بھی ٹائی کا پھنداا س کے گلے میں باندھتے ہیں تو ٹائی ضرور نصاریٰ کا مذہبی و کفری شعار ہے اور جو شعار کفری ہے اس کا حکم کبھی نہیں بدلے گا وہ ہمیشہ کفر ہی رہے گا چاہے اس کا استعمال کفار کے ساتھ خاص رہے یا معاذ اللہ مسلمان بھی اس کو استعمال کرنے لگیں یہاں بھی عموم بلویٰ اور حرج کی بات کرنا لغو ہے اور اسی قسم کے شعار کفری میں ہے۔

ہندوؤں کا زنار باندھنا اور قشقہ لگانا ٹائی کا قیاس پتلون وغیرہ یہ کرنا درست نہیں کہ ٹائی کفری شعار ہے اور پتلون اور دیگر فاسقانہ وضع کے لباس جو شعار قومی ہیں حرام یا ممنوع ہیں پوری تفصیل سیدی تاج الشریعہ کی تحقیقی کتاب (ٹائی کا مسئلہ) میں ملاحظہ کریں۔

آپ نے اس بارے میں مفصل و مدلل حکم شرعی تحریر فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا کہ انھیں ایک بہت بڑے گناہ سے بچا لیا سیکڑوں مشائخ کرام و مفتیان عظام نے سیدی تاج الشریعہ کے اس مبارک رسالے کی تصدیق فرمائی جن میں بالخصوص احسن العلماء مارہرہ شریف، امین شریعت علامہ سبطین رضاؔ، صدر العلماء علامہ تحسین رضاؔ بریلی شریف، شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدیؔ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدیؔ علیہم الرحمۃ والرضوان بستی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

(۸) ماضی قریب میں تمام علمائے اہل سنت بشمول اکابر و اصاغر نے موبائل اور ٹیلی فون کو امر ہلال میں ناقابل اعتبار قرار دیا اور اس کے ذریعہ استفاضہ کا تحقق بھی خلاف شرع مانا۔ نیز قاضی کا فیصلہ و اعلان صرف اس کے شہر و حوالی شہر میں معتبر ہے دوسرے شہر میں اس کے معتبر ہونے کے لیے کتاب القاضی وغیر طرق معتبرہ شرعیہ شرط ہے، لیکن چند سال ہوئے کہ فقہائے کرام و ائمۂ عظام کے ان متفقہ و مجمع علیہ احکام کے خلاف بعض لوگ موبائل اور ٹیلیفون کی خبروں کو باب ہلال میں معتبر ہونے اور اس سے حاصل ہونے والی متعدّد خبروں کو خبر مستفیض گردانے لگے۔

نیز قاضی کے فیصلے و اعلان کو دوسرے شہر میں اسی موبائل کے ذریعہ پہنچانے لگے تو سیدی تاج الشریعہ نے ایک بہت ہی تحقیقی اور مدلل رسالہ "جدید ذرائع ابلاغ سے رویت

"ہلال کی شرعی حیثیت" تحریر فرماکر ملت کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے بچایا اس رسالے میں آپ نے ثابت فرمایا کہ دربارۂ ثبوت ہلال موبائل اور ٹیلیفون کے غیر معتبر ہونے کی علت پس پردہ آواز کا مسموع ہونا اور اشتباہ صوت ہے اور وہ علت آج بھی متحقق ہے اور قاضی کا اعلان صرف شہر و حوالی شہر تک محدود ہے دوسرے شہر میں معتبر ہونے کے لیے طرق شرعیہ معتبرہ ضروری ہے۔

آپ کا رسالہ مبارکہ کا مطالعہ کرنے والا منصف مزاج اس بات کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اجماع فقہا کے خلاف مجوزین کے اقوال و دلائل تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں اور تاج الشریعہ نے ان کے دلائل پر جو ایرادات قائم فرمائے وہ اتنے مضبوط و مستحکم ہیں کہ ان سے صرف نظر کرتے ہوئے مجوزین کا موبائل اور ٹیلیفون کی خبروں کو معتبر ماننا اور اس سے حاصل ہونے والی خبروں کو مستفیض ٹھہرانا اور قاضی کے اعلان کو موبائل کے ذریعہ دوسرے شہروں تک پہنچانا نہ صرف تقویٰ و دیانت کے خلاف بلکہ ایک طرح کی سرکشی اور گمراہیت ہے۔

مگر یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ آج تک سیدی تاج الشریعہ کے ایرادات و معارضات نیز دلائل و براہین کا ان مجوزین میں سے کسی سے کوئی جواب نہ بن سکا مگر اس کے باوجود انھوں نے حق کی طرف رجوع نہیں کیا جب کہ ایک بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ جب اس کے سامنے حق واضح ہو جائے تو وہ فوراً اسے قبول کرے رب قدیر حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۹) دور حاضر کے کچھ لوگوں کی ایک بہت بڑی فروگذاشت مسئلہ نماز میں یہ ہوئی کہ وہ چلتی ٹرین پر فرض و واجب اور ملحق بالواجب نمازوں کی صحت کے قائل ہو گئے اور اسے رواج دینے لگے تو سیدی تاج الشریعہ نے ایسے لوگوں کے رد میں ایک تحقیقی مدلل رسالہ "چلتی ٹرین پر فرض واجب نمازوں کا حکم" تحریر فرمایا جس میں آپ نے ثابت فرمایا کہ جملہ فقہائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ چلتی ٹرین پر فرض و واجب اور ملحق بالواجب نمازوں کی عدم صحت کی علت استقرار علی الارض کی شرط کا نہ پایا جانا ہے اور یہ علت آج بھی متحقق ہے اور اس مسئلے میں اعادۂ صلوٰۃ کا حکم منع من جہۃ العباد کی بنیاد پر ہے۔

کیونکہ ٹرین نہ رکنے میں عذر قانون حکومت ہے اور قانون ارباب حکومت نے اختیار سے ہی وضع کئے اور اپنے اختیار سے نافذ کیے اور بعد نافذ انھیں ختم کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے جیسا کہ اہل علم پر واضح ہے کہ پورے رسالے میں آپ نے مجوزین کے موقف کو مدلل طور پر اس طرح رد فرمایا کہ ان کے دلائل کا وہن وضعف ثابت کر کے دلائل سے ثابت کیا کہ ان لوگوں کا یہ عمل ایک شرط اجماعی کی خلاف ورزی ہے پھر آپ نے ان لوگوں کے موقف پر ایسے بھاری ومستحکم ایرادات قائم فرمائے کہ ان سے منھ موڑ لینا اور اپنے خلاف اجماع غلط موقف پر اڑے رہنا ایک عاقل کی شان نہیں چہ جائیکہ فقہ وفتاویٰ سے وابستہ شخص اگر ایسا کرے تو بڑے دکھ کی بات ہے اور تعجب تو یہ ہے کہ ان لوگوں سے سیدی تاج الشریعہ کے دلائل وایرادات کا کوئی جواب بھی نہ بن سکا اس کے باوجود انھیں ابھی تک اپنی موقف سے رجوع کرنے اور حق واضح قبول کرنے کے کوئی خبر نہ ملی۔ رب قدیر انھیں حق اور صحیح مدلل حکم شرعی قبول کرنے کی توفیق بخشے تاکہ اہل سنت وجماعت مزید انتشار سے محفوظ رہے۔ آمین

المختصر: ایک مجدد کے جو اوصاف ہیں ان اوصاف میں سے یہ ہے کہ وہ ہر نو پید فتنے کا مدلل رد کر کے اس کا سد باب کرے تو بلا شبہ یہ اوصاف سیدی تاج الشریعہ میں بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں اور مذکورہ بالا مسائل کے علاوہ آپ نے پچاس سے زائد تصانیف فرمائی اور دین متین کی عظیم خدمات انجام دی۔

اور آپ کی تصانیف میں سے اکسٹھ تصانیف کا مختصر تعارف "المواھب الرضویۃ فی الفتاویٰ الازھریۃ) المعروف بفتاویٰ تاج الشریعہ اول" کے مقدمہ میں مذکور ہے ان میں سے اکثر تصانیف یا تو کسی بدعت ومنکر کے رد میں ہے یا معتقدات ومعمولات اہل سنت وجماعت کے اثبات میں مثلاً: تین طلاقوں کا شرعی حکم غیر مقلدین کے رد میں ایک ایسا رسالہ ہے جس میں غیر مقلدین کے علم حدیث سے نابلدی مدلل طور پر سیدی تاج الشریعہ نے ثابت فرمایا اور فقہ حنفی کی حقانیت اس طرح ثابت کیا کہ اگر غیر مقلدین بے حیائی کا مظاہرہ نہ کریں تو فقہ حنفی پر افترا پردازی سے ہمیشہ کے لئے باز آجائیں۔

تاہم اتنا ضرور ہے کہ ان کی پوری قوم اس رسالۂ مبارکہ کے جواب سے عاجز و بے بس ہے: اور رسالۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارح یا آزر اردو میں اور رسالۂ مبارکہ تحقیق ابن ابا ابراہیم تارح لا آزر عربی میں یہ دونوں رسالے ان لوگوں کے رد میں ہیں جنھوں نے جمہور اہل سنت و جماعت سے ہٹ کر یہ قول کیا کہ آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد بتایا جب کہ آزر مشرک تھا اور ہمارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آباء واجداد اور اسی طرح تمام امہات حضرت سیدنا آدم و حوا علیہ وعلیہا الصلوۃ والسلام تک سب کے سب موحد و مسلمان تھے سیدی تاج الشریعہ نے دلائل و براہین سے ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارح ہیں اور آزر آپ کا والد نہیں بلکہ چچا تھا۔

المختصر: سیدی تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس طرح پندرہویں صدی ہجری کے یگانۂ روزگار محقق اور علوم ظاہرہ و باطنہ کے فقید المثال عالم و فقیہ مرجع العوام والخواص احقاق حق و ابطال باطل میں منفرد و بے مثال اور امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم و فنون اور فیوض و برکات اور جملہ اوصاف حمیدہ کے وارث و امین تھے۔

اسی طرح بلا شبہ وصف مجددیت میں بھی بعطاء الٰہی آپ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وارث تھے آپ پندرہویں صدی ہجری کے دین و ملت کے مجدد اعظم تھے۔ رب قدیر آپ کے فیوض و برکات کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور آپ کے درجات و مقامات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ الصلوٰۃ والتسلیم

گدائے تاج الشریعہ
فقیر رضوی احمد رضا اعظمی رضوی مصباحی عفی عنہ
خادم الافتاء والتدریس
دار العلوم اہل سنت تنویر السلام امرڈوبھا کبیر نگر، یوپی
۲۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ / ۹/ اگست ۲۰۱۸ء پنجشنبہ